Anayetullah Ansari
Assistant Professor Department of URDU
RBGR Collage Maharajganj SIWAN Bihar
Contact No. 9031431678 / 6201471567
Email : anayetullahansari@rediffmail.com

عنایت اللہ انصاری
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہء اردو
آر بی جی آر کالج مہراج گنج سیوان، بہار

"Sir Syed ka Mukhtasar Taruf"

BA Urdu (Hons) Part-II (Paper-III)

سوال: نمبر۱ سرسید احمد خاں کی مختصر تعارف تحریر کیجیے؟

جواب: سرسید احمد خاں کا مختصر تعارف

سرسید احمد خاں ایک ایسی شخصیت اور معتبر روایت کا نام ہے جس نے قومی اور ملّی زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہبری اور رہنمائی کی اور اس کی اصلاح و ترقی کا سامان کیا اور یہ واقعہ ہے کہ ہماری زندگی کا ہر گوشہ اس مردِ درویش کے احسان سے گراں بار ہے، ایسے حالات میں جب کہ انگریزوں کے ظلم و جور کا بازار گرم تھا اور مسلمان بن کے جینا دشوار تھا سرسید نے اپنی بھر پور صلاحیتوں کا استعمال کرکے قوم میں حوصلہ مندی اور ترقی کے جذبات پیدا کئے ۔انگریزوں کی غلط پالیسیوں کو واضح کیا حتّیٰ کہ انگریزوں کو اپنے رویہ پر غور کرنے پر مجبور کر دیا۔

شخصیت اور سوانح:

سرسید احمد خاں کی شخصیت عظمت و بلندی سے عبارت ہے قدرت نے متعدد اوصاف سے نوازا تھا ان کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی قومی ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہونا ہے انھوں نے ہر شعبہ میں جدت و اختراع سے کام لیا وہ چاہتے تھے کہ مسلمان ،مسلمان بن کر رہیں مگر جدید ایجادات و اختراعات سے ہمکنار رہوں۔

سرسید احمد خاں ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء میں دہلی کے نہایت معزز شریف خاندان میں پیدا ہوئے۔ان کے والد میر متقی بڑے نیک اور پرہیز گار تھے، والدہ بھی ایک مہذب اور تعلیم یافتہ خاتون تھیں، ان کے جداعلیٰ عہدِ شاہجہاں میں دہلی وارد ہوئے اس وقت سے سرسید تک برابر شاہانِ دہلی کے دربار سے عہدے اور اعزاز و القاب سے نوازے جاتے رہے خود سرسید کو آخری مغل حکمراں بہادر شاہ ظفر نے جوالدولہ عارف جنگ کے خطاب سے نوازا تھا۔

سرسید نے حسب معمول پہلے قرآن پاک پڑھا پھر عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی اور اس میں بڑی مہارت

وصلاحیت پیدا کی۔۲۲؍سال کی عمر میں دہلی کی عدالت صدر امینی میں سررشتہ دار مقرر ہوئے ،اس کے بعد آگرہ کمشنری میں نائب منشی پھر مین پوری میں منصف ہوئے ،فتح پور سیکری اور دہلی میں بھی منصف کے عہدے پر فائز رہے۔۱۸۵۷ء میں بجنور میں مستقل صدر الصدور بنائے گئے،۱۸۵۸ء میں مرادآباد سب ججی پر مامور ہوئے۔غازی پور، بنارس اور علی گڑھ میں بھی یہ خدمت انجام دی۔۱۸۶۶ء میں ولایت کا سفر کیا،۱۸۶۸ء میں انگریزی حکومت نے سی ،ایس،آئی کا خطاب اور تمغہ سے نوازا۔۱۸۷۰ء میں ہندوستان واپس،۲۴؍مئی ۱۸۷۵ء میں مدرستہ العلوم علی گڑھ کی بنیاد ڈالی،۱۸۷۶ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے اور خود کو قومی خدمت کے لئے وقف کردیا،۲۸؍مارچ ۱۸۹۸ء میں اکیاسی برس کی عمر میں انتقال کیا اور وہیں یونیورسٹی کی جامع مسجد کے احاطے میں سپردِ خاک کیے گئے۔

سرسید کی شخصیت میں بہت سی خوبیاں تھیں لیکن ان کا سب سے بڑا کارنامہ مسلمانوں کی علمی و تعلیمی زندگی میں انقلاب پیدا کرنا ہے اور یہی وجہ کہ انھوں نے ہمیشہ اپنے علمی کام کو جاری رکھا۔

☆☆☆